

قارین کرام یہ ہماری خارج پالیسی اور ہمارے حکمرانوں کی عقل ہے؟ (جس پر جتنا بھی ماتم کیا جائے کم ہے) جو اپنی ہی محنت اور نیکنائی کو برباد کر رہے ہیں کہ کل جس حکومت کو اس نے سب سے پہلے تسلیم کیا آج اسی کو کمزور کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ ربانی کا اپنے دور اقتدار میں پاکستان یکساٹھ کیا رویہ رہا ہے۔ پاکستانی سفارتخانہ کو کس نے تباہ کیا اور وہاں پر ایک پاکستانی کو ہلاک کیا۔ جبکہ دوسرے سفراء کو زد و کوب کیا پھر پشاور صدر میں بم کا دھماکہ کرایا۔ جس میں سینکڑوں بے گناہ شہری مارے گئے اور کروڑوں کا نقصان ہوا۔ ان کی دور حکومت میں مکھلم کھلا بھارت کے ساتھ پینگیں بڑھائی گئیں۔ ایسے بھگوٹے اور دشمن شخص کو پورے پروٹوکول کے ساتھ پاکستان میں پھرانا کیا معنی رکھتا ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ایسے نازک وقت میں طالبان حکومت کو کمزور کرنا اور ان پر مذکرات کا دباؤ ڈالنا اور امریکی لہجہ پر عمل درآمد کرنا ۱۰ سالہ جہاد اور پاکستانی قوم کی عظیم قربانی اور تحریک طالبان کا ساتھ دینے پر مٹی ڈالنے کے مترادف ہے۔ ”وسیع البنیاد حکومت“ کا مظاہرہ و مشاہدہ ہم نے ربانی اہلکھتیار کے مشرکہ دور اقتدار میں خوب دیکھا ہے۔ آج ربانی کس منہ سے ”وسیع البنیاد حکومت“ کی بائیں کر رہا ہے۔ جس نے افغان عوام کو جہاد کے اختتام کے باوجود برسوں آگ و خون میں ڈالا رکھا۔ امریکہ، پاکستان اور ایران انہی ظالم صفت لوگوں کو دوبارہ ”وسیع البنیاد حکومت“ اور مذکرات کے نام پر افغان قوم پر مسلط کرنا چاہتے ہیں۔ جن کو افغان عوام نے مسترد کر کے طالبان کو خوش آمدید کہا ہے۔ طالبان حکومت، افغانی اور پاکستانی قوم اور دینی و جمادی قومی کسی بھی صورت میں یہ امریکہ لہجہ نافذ العمل نہیں ہونے دینگے۔ اور ان نام نہاد مذکرات کو مسترد کرتے ہیں۔

ذاتی صدمہ

ماہنامہ ”الحق“ کے فوجر، مولانا سمیع الحق صاحب کے داماد اور راقم کے بہنوئی جناب شفیق الدین فاروقی کی والدہ ماجدہ چند روز قبل کراچی کے مقامی ہسپتال میں مختصر علالت کے بعد انتقال فرما گئیں۔ (اللہ وانا الیہ راجعون) مرحومہ بے پناہ اوصاف اور خوبیوں کی مالک تھیں۔ یہ آپ کی تربیت اور دین کے ساتھ محبت ہی کا جذبہ تھا کہ آپ نے اپنے فرزند (جناب فاروقی صاحب) کو دارالعلوم اور دین کی خدمت کیلئے گزشتہ ۲۷ برس سے وقف کئے رکھا۔ آپ نے اپنے تمام بچوں کو اعلیٰ تعلیم سے آراستہ کیا جو کہ ماشاء اللہ اب اعلیٰ اور اچھے مناصب پر فائز ہیں۔ مرحومہ کی نفاسات پسندی امور خانہ داری میں مہارت مثالی تھی۔ نہایت کم گو تہجد گزار اور نظافت و حیا کا پیکر تھیں۔ یقیناً ان کی اچانک جدائی اور فراق سے جناب فاروقی صاحب اور ان کے دیگر برادران و اہل خانہ

ورثہ داران کو صدمہ پہنچ جانا ایک فطرتی امر ہے کیونکہ کائنات کا مقدس اور پاکیزہ رشتہ مماتا یعنی آغوشِ مادر ہی ہے اس کی ٹھنڈی چھانوں میں پل کر ہی آدمی انسان بن جاتا ہے۔ ماں کا وجود مسعود ایک سایہِ رحمت ہے جس کے نیچے انسان ہزاروں دکھوں اور بے پناہ غموں کے باوجود آرام و راحت سے رہتا ہے۔ اچانک اس کا بچھڑنا ایک ناقابلِ برداشت دکھ ہوتا ہے کیونکہ عہدِ طفلی سے لیکر بڑھاپے کی دہلیز تک ماں کا سایہ عافیت اس کے سر پر سایہ فگن رہتا ہے۔ اور شبانہ روز ماں کی دھلے نیم شبی یہ انسان کی کامیابی کی کلید ہے۔

آغوشِ مماتا کی درخشاں، مکملش میں جو سکون اور اطمینان ہے وہ دنیا کی کسی بھی شے میں حاصل نہیں۔ راہِ عدم اور شاہراہِ فنا پر بنی نوعِ انسان کا قافلہ سبک رفتاری سے رواں دواں ہے۔ ہر نفس، ہر ذی روح اور ہر انسان کو بالآخر موت کی مسیب وادی میں اتر جانا ہے۔ جانے ملکِ عدم میں ایسی کیا کشش ہے کہ خفقانِ خاک پیچھے مڑ کر بھی نہیں دیکھتے۔ زندگی اور موت کے اس گورکھ دھندے سے ہر انسان کو چاروںچار واسطہ پڑتا ہے۔ کیا شاہ اور کیا گدا؟ گلشنِ ہستی میں کونسا ایسا مقام ہے جہاں اسکی ارزانی نہیں؟ یا جہاں پر موت سے فرار ممکن ہو۔

”قل لن الموت الذی تصرون منه فانه ملائیکم“ ترجمہ:- کہو تم کہ تحقیق وہ موت جس سے تم راہِ فرار اختیار کرتے ہو وہ ضرور تم سے ملاقات کرے گی۔ درویشہ گر کے کلبۂ افلاس سے لیکر شاہوں کے محلِ سراؤں تک نوابوں کے عشرت کدوں سے لیکر مساکین کی جھونپڑیوں تک، سمندر کی اتھاہ گہرائیوں سے تافق، خلاؤں کے اندھیروں سے زمین کی دبیز تک دشت و صحرا و بن سے لیکر آباد شہروں تک الغرض کائنات اور سرگزشتِ نوعِ انسان کا آخری باب اور ابتداءِ زندگی کی خبر موت ہی ہے۔ ہم سب کو بالآخر اس کے حضور پیش ہونا ہے۔

(کل من علیہا فان ویسقی وجہہ ربک ذولجلال والاکرام) اللہ تعالیٰ مرحومہ اور تمام امتِ مسلمہ کو بخش دے۔ خالقِ کریم سے دعا ہے کہ مرحومہ کو اعلیٰ اعلین میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا سے نوازے۔ دارالعلوم حقانیہ ادارہ ”الحق“ ان کے غم میں برابر کا شریک ہے۔

مثل الیوان سحر مرقد فروزاں ہو تیرا نور سے معمور یہ خاکی شہبستاں ہو تیرا

سبزہ نور سے اس گھر کی نگہبانی کرے آسماں تیری لحد پہ شبنم آفشانی کرے

اللهم نور قبرہا وبرد ضہبہا شایب الرحمة والرضوان الی یوم القیامہ (آمین)

